



سوال

(164) مردہ پیدا ہونے بچے کے جنازہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو بچہ مردہ پیدا ہو، اس کی نماز جنازہ کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے کہ جب بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں چار ماہ کی عمر کو پہنچتا ہے تو اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ [بخاری: ۳۲۰۸]

اگر چار ماہ کی مدت کے بعد مردہ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ ضروری نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں ایک صریح حدیث مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”بچے کی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔“ [ترمذی، الجنازہ: ۱۰۳۶]

ایک روایت میں ہے کہ ناتمام بچے کی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ [البداء، الجنازہ: ۳۱۸۰]

واضح رہے کہ ناتمام سے مراد وہ بچہ ہے جس کے چار ماہ مکمل ہو چکے ہوں اور اس میں روح پھونک دی گئی ہو، پھر مردہ پیدا

ہو۔ اس مدت سے پہلے اگر کسی صورت میں ساقط ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ میت کبلا ہی نہیں سکتا۔ جس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب ناتمام حجج پڑے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اسے وارث بھی بنایا جائے گا یہ روایت قابل استلال نہیں ہے۔ [احکام الجنازہ: ص ۸۱]

البتہ وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ وہ زندہ پیدا ہو۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بچہ جب زندہ پیدا ہو اور حجج پڑے بعد میں اسے موت آجائے تو اس کی نماز جنازہ بالاتفاق جائز ہے اور حجج مارے بغیر مردہ پیدا ہو تو اس کے متعلق امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حمل کے چار ماہ بعد پیدا ہوا ہے تو اسے غسل بھی دیا جائے گا اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جاسکتی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک نواسہ مردہ پیدا ہوا تھا تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔ [مغنی لابن قدامہ، ص: ۴۵۸، ج ۳]

مردہ بچے کی نماز جنازہ پڑھتے وقت اس کے والدین کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرنی چاہیے نیز اسے مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن کرنا چاہیے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
مهدى فتوى

فتاوى اصحاب الحديث

جلد: 2 صفحہ: 198